انور زیب قاسمی
متعلم دورہ حدیث، جامعہ حقانیہ

شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ کی یاد میں

بحر العلوم شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ کے علوم کے امین فخر المجاہدین زینت المحدثین استاذ العلماء محبوب العلماء شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب مرقدہ علمی و دینی حلقوں میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں ماشاء اللہ بہت مثالی انسان تھے بڑے آدمی تھے، ثقہ اور متبحر عالم تھے بلکہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کی اصطلاح میں عالم ربانی تھے مقبول اور محبوب مدرس تھے شب بیدار ولی تھے بے باک و بے لوث مجاہد تھے صاحب ادراک و فصیح مقرر اور بے انتہا موثر خطیب تھے عمیق اور روشن نظر مفسر تھے اکابر کی اسناد اور نسبتوں سے سرشار محدث تھے ارض القرآن اور لغت کے شاندار محقق تھے جامع اور نافع مزاج کے مالک تھے۔

نام ان کا مہکتا رہے گا

یہ اللہ کا قانون ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی حیات اور موت کے خالق ہیں کچھ لوگوں کی موت ان کے ارام کیلئے ہوتی ہے کام ان کا چلتا ہے نام ان کا مہکتا رہتا ہے عمل ان کا جاری رہتا ہے اجر ان کا بڑھتا رہتا ہے اور وہ خود اللہ تعالیٰ کی ضیافت اور رحمت میں چلے جاتے ہیں یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنی زندگی محنت اور مشقت عبادت اور شرعی اصولوں کے زنداں میں گزارتے ہیں وہ جو زمین پر آخرت کے کسان بن کر رہتے ہیں وہ جو دین کی خاطر قربانی دیتے ہیں ان میں ایک استاد محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب المدنی تھے آہ حضرت اقدس سید شیر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ بھی تشریف لے گئے إنا للہ وإنا اليه راجعون لوگ کہتے ہیں ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی صاحب وفات پاگئے وہ بھلا کب مرسکتے ہیں جو لاکھوں دلوں کی دھڑکنوں پر راج کرتے ہیں جو بادشاہی میں فقیری کرتے ہیں ایسے جبال العلوم کبھی مرتے نہیں بلکہ ان کا کردار ان کا نام زندہ رکھتا ہے۔

اور ان جیسی ہستیوں کا اٹھ جانا صرف ایک گھرانے کیلئے نہیں بلکہ عالم اسلام کیلئے حادثہ سمجھا جاتا ہے لیکن کاش اگرچہ ہم ان کے فیض سے محروم ہوگئے لیکن ان کا اس دنیا سے جانے پر ہمیں اعتراض نہیں کیونکہ شاعر نے کیا خوب کہا ہے

لو كانت الدنيا لواحد
لكان رسول اللہﷺ فيه مخلدا

اگر ہوتا دواما رہنا دنیا میں
رہتے ہمیشہ جہاں میں رسول خداؐ

لیکن اللہ کا قانون چلا آرہا ہے کہ ایک علم کا سورج غروب ہوتا ہے تو بڑا خلا پڑ جاتا ہے تو رب کائنات خود اپنے محبوب بندوں میں سے کسی ایک کو چن کے سورج کے مانند طلوع کردیتا ہے لیکن آج جو عظیم ہستی میرا موضوع سخن بن چکا ہے دنیا اس کو امام المحد ثین امام المجاہدین کے نام سے موسوم کرتی ہے جس کی ذہانت وخطابت میں امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ کا استقلال اور خطابت میں جار اللہ ذمخشری رحمہ اللہ کی بلاغت ٹپکتی ہے۔

اوصاف اسلاف کے امین

وہ شاہ ولی اللہ کے فلسفہ جنید بغدادی رحمہ اللہ کے تصوف امام احمد بن حنبلؒ کی حق گوئی شاہ اسماعیل شہیدؒ کا جذبہ جہاد اور شیخ الہندؒ اور شیخ الاسلام حضرت مدنی کی حمیت دینی کے حاصل تھے جس کے درس میں بیٹھنے کو بڑے بڑے علماء اپنے لئے باعث مسرت وافتخار سمجھتے تھے، جس کے علم کا یہ حال تھا کہ جامعہ احسن العلوم کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی زرولی خان صاحب بھی اسی بات کہنے پر مجبور ہوجاتے ہیں کہ اگر شیخ الحدیث ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی صاحب مختصر المعانی پڑھانا شروع کردے تو میں بخاری شریف چھوڑ کر اسکی شاگردی اختیار کروں گا۔

حضرت مولانا عبدالحقؒ کی فرد شناس نگاہ

جس کی علم کا یہ حال تھا کہ قرآن کی ہر ہر آیت سے توحید ثابت کیا کرتے تھے تو پھر میں کہ سکتا ہوں اپنے محسن شیخ اور استاد کے بارے میں کہ وہ صرف مفسر نہیں تھے بلکہ سید المفسرین تھے اور صرف محدث نہیں تھے بلکہ امام المحد ثین تھے صرف عالم نہیں تھے بلکہ استاذ العلماء اپنی اوصاف حمیدہ کو دیکھ کر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب جیسے صاحب بصیرت اور دوراندیش انسان سے کیسے پس پردہ رہ سکتے تھے یہی وجہ ہے کہ بانی دارالعلوم حقانیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ نے ان کو دارالعلوم حقانیہ میں آنے کی دعوت دی اور شیخ الحدیثؒ کے مسند پر فائز ہوگئے۔

صرف یہ ہی نہیں بلکہ آپ کی حوصلہ وعزم کوہ ہمالیہ کی طرح مضبوط، دل آب زم زم کی طرح پاک وصاف نظر آفتات کی طرح روشن علم کی طرح وسیع فکر دریاوں کی طرح رواں، مزاج پھولوں جیسی نازک وشگفتہ مجلس میں صاحب علم وکمال، پیشانی پر شرافت کا عکس، آنکھوں میں ایمان کا نور، اور زبان پر نعرہ حق کا پیغام دیتے ہوئے امام حنبلؒ کے جنازے کی یاد تازہ کرتے ہوئے داعی اجل کو لبیک کہہ گئے، اللہ سے التجاء ہے کہ ہمیں انکی طرح ایک مرد مجاہد نعم البدل میں دیدے اور انکی قبر اقدس کو انوارات سے مملوء فرمادے۔ آمین